47060 ـ صليب كے مشابہ ہار پہننے كا حكم

سوال

ميں نوجوان ہوں، اور ميرى ايك مسلمان دوست ہے جو صليب كے مشابہ قسم كا ہار گردن ميں پہنتى ہے، وہ ہار فرعونى چابى جسے زندگى كے راز كى چابى كے نام سے موسوم كيا جاتا ہے جو ٹى (T) كى شكل ميں صليب كے مشابہ ہوتى ہے، تو كيا يہ ہار حرام ہے يا كہ مباح، اگر وہ ہار فى ذاتہ صليب نہيں تو پھر ميرى دوست كو اس سے پريشانى ہونے كى كوئى ضرورت نہيں ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

يہ ہار پہننا حرام ہے؛ كيونكہ يہ فرعونى چابى كى شكل ميں ہے اور يہ معروف و معلوم ہے كہ فرعون كافر تھے، اور كسى بھى مسلمان شخص كے ليے جائز نہيں كہ وہ كفار كے شعار ميں سے كوئى شعار پہنے يا پھر جو كفار كے ساتھ مخصوص ہے اسے زيب تن كرے، اور جب اس چيز ميں يہ بھى ہو كہ وہ صليب كى شكل ميں ہو جس كى نصارى عبادت كرتے ہيں اور يہ اس كى يقينى حرمت كا ايك اور سبب ہے.

صليب والى چيز كے استعمال كو منع كيا گيا ہے، جس چيز ميں صليب ہوتى نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم اسے توڑ ديا كرتے تھے:

عائشہ رضى اللہ تعالى عنہا بيان كرتى ہيں كہ:

" گھر ميں جو چيز بھى صليب والى ہوتى نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم اسے توڑ ديتے تھے "

صحيح بخارى حديث نمبر (5952).

اور اس كے ساتھ ساتھ يہ بھى ہے كہ اس ہار كو زيب تن كرنے ميں كفار كى مشابہت بھى ہوتى ہے، جس سے بہت سارى احاديث ميں منع كيا گيا ہے، جن ميں سے ہم چند ايك ذيل ميں بيان كرتے ہيں:

1 ـ نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" جو كوئى بھى كسى قوم سے مشابہت اختيار كرتا ہے وہ انہيں ميں سے ہے "

سنن ابو داود حديث نمبر (3512) علامہ البانى رحمہ اللہ نے اسے صحيح قرار ديا ہے.

شيخ الاسلام ابن تيميہ رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" اس كى كم از كم حالت يہ ہے كہ كفار سےمشابہت كرنا حرام ہے، اگرچہ اس كا ظاہر كفار كى مشابہت اختيار كرنے والے كے كفر كا تقاضا كرتا ہے "

ديكھيں: اقتضاء الصراط المستقيم (1 / 237).

2 - عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضى اللہ تعالى عنہ بيان كرتے ہيں:

" رسول كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے مجھے معصفر سے رنگے ہوئے كپڑے زيب تن كيے ہوئے ديكھا تو فرمايا:

يہ كفار كے لباس ميں سے ہے، تم اسے مت پہنو "

صحيح مسلم حديث نمبر (2077).

مسند احمد ميں اس حديث پر احمد شاكر تعليقا كہتے ہيں:

" يہ حديث صريح نص كے ساتھ لباس، اور زندگى اور ظاہر ميں كفار كے ساتھ مشابہت كى حرمت پر دلالت كرتى ہے، پہلے دور سے اب تك علماء كرام كا اس ميں كوئى اختلاف نہيں ہے " اھـ

ديكھيں: مسند امام احمد تحقيق احمد شاكر (10 / 19).

ابن تيميہ رحمہ اللہ كہتے ہيں:

" ظاہرى امور ميں مشابہت اختيار كرنے سے اخلاق و اعمال ميں مناسبت اور مشابہت پيدا ہوتى ہے، اسى ليے نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے كفار اور عجميوں اور اعراب سے مشابہت اختيار كرنے سے منع فرمايا ہے، اور مرد و عورت منع كيا ہے كہ وہ كسى دوسرى جنس كى مشابہت اختيار كريں، جيسا كہ مرفوع حديث ميں وارد ہے

" جس نے بھى كسى قوم سے مشابہت اختيار كى وہ انہى ميں سے ہے " اھـ.

ديكھيں: مجموع الفتاوى (22 / 154).

مندرجہ بالا سطور میں جو کچھ بیان ہوا ہے اس کا خلاصہ یہ ہے کہ یہ ہار پہننا جائز نہیں ہے.

مستقل فتوی کمیٹی سے کفار کے ساتھ مشابہت اختیار کرنے سے ممانعت کے متعلق دریافت کیا گیا تو اس کا جواب تھا:

" کفار کی ممنوعہ مشابہت سے مراد یہ ہے کہ: جو ان کی مخصوص عادات ہیں، اور جو کچھ انہوں نے دین میں نئے اعتقادات اور عبادات ایجاد کر لیے ہیں اس میں ان کی مشابہت کرنا منع ہے، جیسا کہ داڑھی منڈانے میں کفار کی مشابہت کرنا.....

اور اسی طرح انہوں نے جو تہوار اور موسم بنا رکھے ہیں، اور نیك و صالح لوگوں میں غلو کر رکھا ہے، اور ان سے مدد اور استغاثہ کرتے اور ان کی قبروں کے گرد طواف کرتے اور ان کے لیےنذر و نیاز دیتے اور بکرے ذبح کرتے ہیں.

اور اسی طرح ناقوس و طبل بجانا، اور گردن یا گھروں میں صلیب لٹکانا، یا مثال کے طور پر ہاتھ پر صلیب گدوانا ... "

دیکھیں: فتاوی اللجنة الدائمة للبحوث العلمية و الافتاء (3 / 249).

ایسے ہی فتوی کمیٹی سے درج ذیل سوال بھی کیا گیا:

مسلمان شخص کے لیے صلیب پہننے کا حکم کیا ہے ؟

کمیٹی کا جواب تھا:

" اگر اس کے سامنے صلیب پہننے کا حکم بیان کر دیا جائے، اور اسے یہ بتا دیا گیا ہو کہ یہ عیسائیوں کا شعار اور علامت ہے، یہ صلیب پہننا ان عیسائیوں کی طرف منسوب ہونے اور جن باطل دین پر وہ ہیں اس پر راضی ہونا ہے، لیکن اس کے باوجود وہ مسلمان صلیب پہننے پر مصر ہو تو اس کے کافر ہونے کا حکم لگایا جائیگا؛ کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا حکم ہے:

اور جو کوئی بھی تم میں سے ان کے ساتھ دوستی کریگا تو بلاشك وہ انہی میں سے ہے، یقینا اللہ تعالی ظالموں کو ہدایت نہیں دیتا المآئدة (51).

اور پھر اس میں عیسائیوں کے اس وہم و عقیدہ کی موافقت بھی ہوتی ہے کہ انہوں نے عیسی علیہ السلام کو قتل کر دیا ہے، حالانکہ اللہ سبحانہ و تعالی نے اس کی نفی کرتے ہوئے اپنی کتاب عزیز میں فرمایا ہے:

حالانکہ نہ تو انہوں نے اسے (عیسی علیہ السلام) کو قتل کیا، اور نہ ہی اسے سولی پر چڑھایا، لیکن ان کے لیے (

عیسی علیہ السلام کا) شبیہ بنا دیا گیا النساء (157).

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (2 / 119).

دوم:

سائل نے اپنے سوال میں اشارہ کیا ہے کہ اس کا ایك اس لڑکی کے ساتھ تعلق ہے، اور اس سے دوستی ہے، ظاہر یہی ہے کہ ان دونوں کے مابین یہ تعلق اور دوستی شادی کے بغیر ہی قائم ہے، اور ایسا تعلق قائم کرنا حرام ہے، دین اسلام ایسے تعلق قائم کرنے سے منع کرتا ہے؛ کیونکہ کسی بھی مرد کے لیے جائز نہیں کہ وہ کسی اجنبی عورت کے ساتھ رہے، اور اسی طرح کوئی بھی عورت کسی اجنبی مرد کے ساتھ نہیں رہ سکتی، اس لیے کہ ایسا کرنے میں اللہ سبحانہ و تعالی کی جانب سے حرام کردہ افعال کا ارتکاب ہے، جس میں نرم لہجہ میں باتیں، اور ایك دوسرے کو دیکھنا، یا پھر خلوت و فحش گوئی اور فحاشی، یا ایك دوسرے کو چھونا وغیرہ شامل ہے.

اور اس لیے بھی کہ اس میں دل میں خرابی پیدا ہوتی ہے، اور اللہ سبحانہ و تعالی کے ساتھ تعلق، اور اس کی عبودیت میں بھی خرابی آتی ہے، چاہے حسی طور پر ان دونوں کے مابین فحاشی نہ بھی ہو.

واللہ اعلم .